عامر عثمان ابن چودھری محمد عمر
(چنیوٹ)

آزادی کے اڑتالیس سال - کیا کھویا کیا پایا؟

ہم اپنی آزادی کے اڑتالیس سال گزار آئے ہیں۔ آئیے جائزہ لیں کہ تاریخ کا یہ سفر ہم نے کس سمت میں طے کیا ہے۔ پاکستان کس لئے معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اور اس کے لئے کیا کیا قربانیاں دی گئیں۔ افسوس کہ ہم ہر سال یومِ آزادی مناتے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوگئے ہیں۔ یہ مذاق ہم نصف صدی سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اسی مذاق میں ہم نصف ملک گنوا بیٹھے ہیں۔ نئی نسل کو تو ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں کہ المیہ مشرقی پاکستان کا ذمہ دار کون ہے؟

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں!
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

قرار دادِ پاکستان کی یاد میں تعمیر ہونے والا مینار، ہم سب کے سامنے ایک سوالیہ نشان ہے۔ وہ پوچھ رہا ہے کہ قیامِ پاکستان کے وقت کندھے سے کندھا جوڑ کر آگ اور خون کا دریا عبور کرنے والی پاکستانی قوم آج کہاں گم ہو گئی ہے۔ آج ہم سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان، سرائیکی اور مہاجر تو ہیں مگر پاکستانی نہیں ہیں۔ اگر ہم ایک قوم ہوتے تو کالا باغ ڈیم کبھی کا تعمیر ہو چکا ہوتا۔ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ملک میں توانائی کا بحران حل ہو گیا ہوتا۔ علامہ اقبال کے تصورِ پاکستان کے مطابق تو اُمتِ مسلمہ کے اتحاد کا آغاز جنوب مشرقی ایشیا کے اس ملک پاکستان سے ہونا تھا۔ پاکستان ایک سنگِ میل تھا۔ اسلام کے اس قلعہ سے تو عالمِ اسلام کا تحفظ ہونا تھا۔ مگر ہم سے تو خود اپنا تحفظ بھی مشکل ہو رہا ہے۔ نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر۔ ایک قوم بننے کی بجائے ہم خیبر سے لے کر کیماڑی تک بھی اکٹھے نہ ہوسکے۔ مذہب کے نام پر بننے والے اس بدقسمت ملک میں عبادت خانوں میں بھی بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں۔ حکومت، سیاست دان، استحصالی گروہ اور فرقے۔ ہر جگہ ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں۔ چاروں طرف نفرت۔ کھچاؤ اور دہشت طاری ہے۔ ہر جگہ خوف کی عملداری ہے۔

ہماری قیادت مجموعی طور پر بددیانت ہو چکی ہے۔ دن رات خلافتِ راشدہ کی عظموں کے قصے بیان کرتے ہیں مگر عملی طور پر دولت کی بہتی گنگا میں ڈبکیاں لگانے میں مصروف ہیں۔ کردار نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی۔ انسانی تاریخ میں مسلمانوں نے کبھی اتنے گرے ہوئے کردار کا ثبوت نہیں دیا تھا۔ اور نہ ہی اتنی ذلت کا ثبوت دیا تھا کہ پچاس ہزار مسلمان فوج بیک وقت دشمن کے آگے ہتھیار ڈال دے اور یہ نتیجہ ہے جمہوری معاشرے کی تشکیل کا۔ جس نے قوم کو اللہ و رسول کا عملاً باغی بنا دیا ہے۔

آزادی کے بعد نئے ملک کے بہتر مستقبل کے لئے جو جوش و خروش پایا جاتا تھا آج اس سے بیس گنا